کلیۂ علوم اسلامیہ و ادبیات شرقیہ جامعہ پنجاب کے

سہ ماہی مجلہ تحقیق

کا

جامعہ پنجاب کی صد سالہ تقریبات

کے سلسلے میں

خصوصی شمارہ

جس میں کلیہ کے تمام شعبوں سے متعلق تحقیقی مقالات شامل ہیں

مدیر

ڈاکٹر ذوالفقار علی ملک

ملنے کا پتہ

ڈین ، کلیۂ علوم اسلامیہ و ادبیات شرقیہ

جامعہ پنجاب ، اولڈ کیمپس ، لاہور (پاکستان)

عارف نوشاہی*

نصر اللہ بن عبدالسلام بھیروی

عالمگیری عہد کے ایک لغت شناس کاتب کے مخطوطات کا تعارف

یہاں ضلع سرگودھا (پنجاب - پاکستان) کے قصبہ بھیرہ کے ایک ایسے کاتب کا مختصر تعارف مقصود ہے جسے چھوٹی عمر میں ہی علم اللغت سے غیر معمولی دلچسپی تھی اور وہ نایاب فرہنگوں کی تلاش میں رہتا تھا اور اُن کی نقلیں کرتا تھا اور اُن سے بسہولت فائدہ اٹھانے کے لیے انھیں از سر نو مرتب کرتا تھا۔

اس فرہنگ دوست کے بارے میں فی‌الحال بس اتنا ہی معلوم ہے کہ اس کا نام نصر اللہ، باپ کا نام عبدالسلام، دادا کا نام تاج الدین اور پردادا کا نام بہاءالدین تھا - اس کا تعلق ''کھوکھر'' گوت سے تھا اور وہ محرم یا صفر ۱۰۷۶ھ یا ۱۰۷۷ھ/ جولائی - اگست ۶۵ - ۱۶۶۶ء میں پیدا ہوا - ہندوستان میں یہ اورنگ زیب عالمگیر کی حکومت کا ابتدائی زمانہ ہے -

نصر اللہ بھیروی کے بارے میں یہ محدود معلومات اُن مخطوطات کے ترقیموں سے مأخوذ ہیں جو اس کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے ہیں اور اس وقت راقم السطور کے کتب خانے میں موجود ہیں - میں نے پنجاب کے مخطوطات جمع کرنے کا خاص اہتمام کیا ہے اور یہ اُن میں سے چند ایک ہیں -

نصر اللہ بھیروی کے لکھے ہوئے دستیاب مخطوطات کا تعارف حسب ذیل ہے :

تاج المصادر[1]

یہ ابو جعفر احمد بن علی بن محمد المقری البیہقی (ولادت تقریباً ۴۷۰ھ - وفات ۵۴۴ھ) کی تصنیف ہے اور عربی سے فارسی لغت ہے - ۱۳۰۱ھ میں ملک الکتاب میرزا محمد شیرازی کے زیر اہتمام بمبئی سے ''تاج المصادر'' کے نام سے جو نسخہ شائع ہوا ہے وہ بیہقی اور زوزنی کی ''تاج المصادر'' کا شترگربہ ایڈیشن ہے۔[2] بیہقی کی ''تاج المصادر'' ۱۹۸۷ء میں مؤسسہ مطالعات و تحقیقات فرہنگی تہران کی طرف سے بہ تصحیح و تحشیہ و تعلیق ڈاکٹر ہادی عالم زادہ دو جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔ اس کے مقدمہ میں مصحح نے تاج المصادر کے اکتیس قلمی نسخوں کا ذکر کیا ہے - ان

* سابق مدیر مجلۂ دانش، اسلام آباد

میں کسی ہندی یا پاکستانی نسخے کا ذکر نہیں ہے۔ مصحح نے جن قدیم ترین نسخوں کا ذکر کیا ہے ان میں سے دو نسخوں کی تاریخ کتابت علی الترتیب شوال ۵۳۶ھ اور ۶۰۳ھ ہے۔ اس کے بعد اُس مخطوطہ کی نوبت آنی چاہیے جس سے نصر اللہ بھیروی نے اپنا نسخہ نقل کیا ہے۔ بھیروی کا منقول عنہ نسخہ محمود بن محمد بن ابی سعید بن عمر نیشاپوری نے ۱۴ ربیع الآخر ۶۴۷ ہجری کو کتابت کیا تھا۔ چونکہ بھیروی کے منقول عنہ نسخے کے دیباچے میں مصنف (بیہقی) کا نام موجود نہیں ہے اس لیے بھیروی نے نیشاپوری ہی کو مصنف کتاب سمجھ لیا ہے اور اسی غلطی کی بنا پر اپنے نسخے کو نسخۂ مصنف کی نقل بتایا ہے۔ وہ لکھتا ہے : ''فقیر نصر اللہ این کتاب را عین دستخط مصنف این کتاب نوشتہ است، بمقتضی غالب ظن و کما سیظھر من الخاتمہ۔''[3] اور وہ خاتمہ یوں ہے : ''تم الکتاب بحمدہ من عندہ علم الکتاب و الصلوۃ علی خیر ذوی العقول و الالباب و علی آلہ و علی الاصحاب واتفق تحریرہ وتسطیرہ رابع عشر ربیع الآخر سنۃ سبع و اربعین و ستمائۃ علی ید الفقیر المحتاج الی رحمۃ اللہ و غفرانہ محمود بن محمد بن ابی سعید بن عمر النیشابوری رزقہ اللہ علما نافعاً بمنہ و سعۃ فضلہ حامداً و مصلیاً۔''[4] نصر اللہ کے اپنے ترقیمے کی عبارت اس طرح ہے : ''تم النسخہ المسماۃ بالتاج★ محمد من عند العصمۃ من الرعش و الاعوجاج والصلوۃ والسلام علی رسولہ صاحب التاج و المعراج و علی آلہ و اصحابہ و العترۃ و الازواج۔ واجتمع تمنیقہ و ترقیمہ عشرین رجب المرجب سنۃ الف و تسع و تسعین (۱۰۹۹) علی یدالفقیر المحتاج الی رحمۃ اللہ المعین۔ احقر الخلایق کلھم اجمعین نصراللہ بن عبدالسلام بن تاج الدین بن بھاء الدین البیھری افتح اللہ علیہ ابواب علم نافع و حلم کامل بمنہ و فضلہ حامدا و مصلیا و صلی اللہ تعالی علی خیر البریۃ محمد صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم تسلیماً کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین۔

مالک و قابض تاج المصادر فقیر نصر اللہ ابن عبدالسلام چون تعریف این کتاب از استاذ معاذ خود بشنید در مسافت نوزدہ روز تمامی را بعیش و استراحت نوشت۔ مرجو از بزرگان کہ خط ضعیف منظور نظر آنھا گردد آنست کہ بوقت دیدن ، کاتب را بفاتحہ فاتحہ ، سلامتی ایمان و مغفرت رحمان یاد آوردہ روح او را خوش وقت سازند و بواسطۂ خدا و رسول خدا آیۃ کریمۂ و اما السایل فلا تنھر را گوش گذار خویش دانند۔

★یہاں پر کاتب نے یہ وضاحت کی ہے : الالف و اللام عوض عن المضاف الیہ اسمہ تاج المصادر.

ابتدای تاج المصادر از روز شنبه بود و انتهای او نیز در روز شنبه گشت۔ و سه جمعه درمیان حایل شد ۔ از آنجمله سه روز برای ازاری معطل بوقوع آمده در نوزده روز صورت انجام پذیرفت ۔''

نسخے کے آخری صفحے پر کاتب کی مہر بھی ثبت ہے ۔ اس نے اپنے نام کا سجع قرآنی آیت (بقرہ : ۲۱۴) سے مستعار لیا ہے ۔ سجع یہ ہے : ''الا ان نصر اللہ قریب''۔

پورے نسخے میں کاتب کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے حواشی موجود ہیں ۔ بعض مقامات پر اس نے اپنے حواشی کے مآخذ کی نشان دہی بھی کی ہے ۔

عربی الفاظ کے لیے کاتب نے خط نسخ اور فارسی الفاظ کے لیے خط نستعلیق استعمال کیا ہے ۔ خط درمیانہ ہے ۔ عنوانات شنگرفی ہیں ۔ یہ نسخہ ۱۲۰ اوراق پر مشتمل ہے ۔

۲۔ مہذب الاسماء فی مرتب الحروف و الاشیاء ۔ تاج الاسامی

یہ محمود بن عمر بن محمود بن منصور قاضی زنجی سجزی شیبانی کی عربی زبان سے فارسی زبان میں فرہنگ ہے ۔[6] مصنف کا زمانہ معلوم نہیں ، اگر ''تہذیب الاسماء'' کو ''مہذب الاسماء'' کی تہذیب و تبویب مان لیا جائے[7] تو تہذیب الاسماء کا ایک قلمی نسخہ ۶۶۳ھ میں کتابت شدہ موجود ہے ، لہذا مصنف اس سے پہلے گذرا ہوگا۔ لیکن مہذب الاسماء کے تہران ایڈیشن (شرکت انتشارات علمی و فرہنگی ، ۱۹۸۵ء) کے مصحح محمد حسین مصطفوی نے اس تبویب کی طرف اشارہ نہیں کیا اور مہذب الاسماء کے قدیم ترین نسخہ مکتوب ۷۸۱ھ (دانشگاہ تہران) کے پیش نظر مصنف کا زمانہ آٹھویں صدی ہجری متعین کیا ہے ۔

ایران میں اس کتاب کے متعدد قلمی نسخے موجود ہیں ، ترکی میں بھی کچھ نسخے پائے جاتے ہیں مگر پاکستان میں بھی ایک نسخہ ہمارے علم میں آیا ہے جو نصر اللہ کا لکھا ہوا ہے ۔ ترقیمہ حسب ذیل ہے : ''قد وقع الفراغ من شدۃ الکتابۃ مع حدۃ وجع الراس التی کالعضو من اللصاقۃ الکتاب المتبرک المسمی بمہذب الاسماء تاج الاسامی فی التاریخ ثالث و عشرین رمضان المبارک و السنۃ ۱۰۹۹ الف و تسعون و تسع (تسع و تسعون و الف) من الہجرۃ ۔ للفقیر الحقیر المحتاج الی حضرۃ اللہ العلام و المعین احقر الخاص و العام کلھم اجمعین نصر اللہ بن عبدالسلام بن تاج الدین کھوکھر وفقہ اللہ علما نافعا بمنہ و کمال کرمہ و صلی اللہ علی خیرالبریۃ

سید ولد آدم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی و علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ و اسلم تسلیماً کثیرا کثیرا برحمتک یا ارحم الراحمین ۔''[۸]

ترقیمے والے صفحے کے حاشیے پر ہجری سنہ کتابت سے مطابقت کے لیے کاتب نے یہ تاریخ لکھی ہے : ''بروز پنجشنبہ وقت ظہر تیر ماہ الٰہی سیزدہم سنہ نوشتہ شد و تمام شد''۔

اسی صفحے کے حاشیے پر کاتب کی ایک اور اہم یادداشت اس طرح مرقوم ہوئی ہے : در آن مدتی کہ فراغ تمام از کتابت تاج المصادر و تاج الاسامی دست داد عمر کاتب الحقیر نصر اللہ بہ بیست و سہ (۲۳) سال رسیدہ بود ۔ تاریخ تولد : ''یاد دہد طالع فرخندہ'' یکہزار و ہفتاد و ہفت سنہ افتادہ بود و شہر تولد یا محرم یا صفر بود ۔ تاریخ دوم ''اضعف عبدالحی'' ۱۰۷۶ ۔ تفاوت میان تاریخین یکسالہ ۔ شاید کہ تاریخ صحیح اخیر است''۔

نسخے کے آخری ورق پر کاتب کی مہر ''الا ان نصر اللہ قریب'' ثبت ہے ۔ کاتب نے عنوانات کے لیے شنگرفی روشنائی میں خط نسخ استعمال کیا ہے اور متن میں عربی اور فارسی عبارت کے لیے نستعلیق ہی کو کافی سمجھا ہے ۔

نسخے پر کاتب کے متعدد حواشی موجود ہیں اور ان کے ماخذ بھی واضح ہیں ۔ نسخہ ۲۱۶ اوراق پر مشتمل ہے ۔

۳۔ مثلثات بدیعی

بدیعی تخلص شاعر کا معروف منظوم نصاب ہے جس کے قلمی نسخے عام ہیں اور متعدد بار چھپ بھی چکا ہے ۔[۹] ہمارے کاتب نصر اللہ نے اپنے مکتوبہ نسخہ میں شاعر کی قائم کی ہوئی ترتیب بدل دی ہے اور اس نصاب میں مذکور لغات کو حروف تہجی کی ترتیب سے مرتب کیا ہے تاکہ طلبہ کو یاد رکھنے میں آسانی ہو ۔ کاتب کا ترقیمہ ملاحظہ ہو : ''تمام شد فرہنگ سہ حرکتی بر یک حرف از دست کج رو و کج نویس ازالھما اللہ عنی و عن جمیع المسلمین فقیر حقیر نصر اللہ بن عبدالسلام ، روز سہ شنبہ بتاریخ بیست و ہشتم ماہ مبارک رمضان معتکفاً فی‌المسجد اداء لسنۃ رسول اللہ المنان تیر ماہ الٰہی ہژدہم سنہ ۱۰۹۹ ہجری ۔ مخفی نماند کہ این فرہنگ بنہجی دیگر بود ۔ چنانکہ مقصود مصنف رحمۃ اللہ در آن بود کہ طالب علمی این را یاد گرفتہ بحل عقد مطالب خواہد رسید و این کمترین را چون برای کثرت ازار سر حفظ آن میسر نیامد بترتیب حروف تہجی در مابعد تاج الاسامی تألیف و ترکیب داد تا طالب لغت زود بمطلب رسیدہ شادان باشد ۔ از برای

خدا و رسول خدا هر کہ بیند بدعای سلامتی ایمان فقر و جمیع موسنان و مغفرت و رحمت خدای عز و جل یاد فرماید :

من نوشتم دعای طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہ کارم

و صلی اللہ علی خیر البریۃ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔"[۱۰]

یہ نسخہ تین اوراق پر مشتمل ہے ۔ متن کا خط نستعلیق اور ترقیمہ میں شکستہ کی آمیزش ہے ۔

۴۔ مجموعۂ رسائل

یہ مجموعہ جو دو رسالوں پر مشتمل ہے ، کاتب نے اٹک میں بیٹھ کر تحریر کیا تھا ۔ ان کی تفصیل حسب ذیل ہے :

رسالۂ اول در بیان اصول حدیث

یہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی بزبان فارسی تصنیف ہے ۔ اس کا ترقیمہ حسب ذیل ہے : "تم الکتاب فی علم اصول الحدیث من مصنفات الشیخ المحدث الفقیہ الحاجی الشیخ عبدالحق دھلوی غفر اللہ لہ والوالدیہ فی تاریخ الثالث عشر من جمادی الاول یوم الاربعاء من ید احقرعباد اللہ العلام نصراللہ بن عبدالسلام عفی عنھما و عن جمیع المؤمنین برحمتک یا ارحم الراحمین ۱۱۱۲ ۔" یہ رسالہ بخط نستعلیق ہے اور ۲۷ صفحات پر مشتمل ہے ۔

رسالۂ دوم در اصول حدیث

یہ میر سید شریف جرجانی کی بزبان عربی تصنیف ہے۔ ترقیمہ کی عبارت ہے:"تمت الرسالۃ الشریفہ فیعلم اصول الحدیث فیتاریخ الرابع عشر من جمادی الاول یوم الخمیس سنہ اثنی عشر و مائہ و الف من ید المالک لھذا الکتاب نصر اللہ بن عبدالسلام غفراللہ لہ ولوالدیہ و احسن الیھما و الیہ فی قصبہ اتک صانھا اللہ عن الفک"۔ ۱۵ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ بخط نسخ ہے ۔ دونوں نسخوں پر کاتب کے حواشی موجود ہیں ۔

حواشی

۱۔ علی نقی منزوی : فرہنگ نامہ ھای عربی بفارسی ، مقالہ مشمولہ مقدمۂ لغت نامۂ دھخدا ، تھران ، ۱۳۳۷ش ، ص ۲۶۷